13808- بدعتی اور میلاد ملانے والے سے شادی کا حکم

سوال

میرا مشکل سا سوال ہے ، میری سالی کی عنقریب شادی ہونے والی ہے اور وہ اپنے ہونے والے خاوند کی شخصیت سے خوفزدہ ہے ، میں آپ سے وضاحت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ اس نے مجھے پوچھا کہ کیا جو شخص میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتا اور اس کی تائید کرتا ہو اس سے شادی کرنا صحیح ہے ؟
مجھے یہ علم ہے کہ ایسا عمل اسلام میں بدعت ہے ، لیکن مشکل یہ ہے کہ آیا میلاد منانے والوں سے مسلمان لڑکی کی شادی ممکن ہے ، میں جس ملک میں رہائش پزیر ہوں وہاں پر لوگ میلاد النبی کو عید اور عبادت سمجھ کر مناتے ہیں ، اور اس تقریب میں لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور پھر اس میں کچھ احادیث بھی سنائی جاتی اور نعتیں اور اشعار پڑھے جاتے ہیں اور دعائیں مانگیں جاتی ہیں ، اور لوگ حقیقتا کھڑے ہو کر گاتے ہیں ۔
میری خواہش ہے کہ اس موضوع کے بارہ میں آپ کی ویب سائٹ پر فتوی ہونا چاہیے ۔
سوال یہ ہے کہ :
کیا کسی مسلمان لڑکی کے لیے میلاد منانے والے سے شادی کرنا جائز ہے ؟
اور اس سے بھی مشکل سوال جس کے کرنے سے میں خوف محسوس کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایسا فعل کرنے والے کو مسلمان شمار کیا جائے گا ؟

پسندیدہ جواب

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا حکم اور کیا اس کے منانے والے کو مسلمان کہا جائے گا ، اس کے جواب میں تفصیل تو آپ کو اسی ویب سائٹ پر مناسبات و تقریبات کے موضوع میں ملے گی جس کا خلاصہ ہم یہاں پیش کرتے ہیں :

جو لوگ میلاد مناتے ہیں ان کی بہت سی اقسام ہیں اس لیے جس طرح کے وہ افعال کریں گے اسی اعتبار سے ان پر حکم لگایا جائے گا ، چاہے میلاد منانا فی ذاتہ ایک بدعت ہے ، لیکن جس طرح کی مخالفت کا مرتکب ہو گا حکم بھی اسی طرح کا ہو گا ۔

اس طرح بعض اوقات معاملہ شرک اور اسلام سے خروج تک جا پہنچتا ہے ، لھذا جب میلاد میں کوئی ایسا کام کیا جائے تو کفریہ ہو مثلا ، غیر اللہ سے دعا کرنا اور مانگنا ، یا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ربوبیت کی صفات سے متصف کرنا وغیرہ دوسرے شرکیہ کام ۔

لیکن اگر وہ اس حد تک نہیں پہنچتا تو وہ کافر نہیں بلکہ اسے فاسق کہا جائے گا اور پھر اس میلاد میں بدعات اور مخالفات کے ارتکاب کے حساب سے فسق بھی کم اور زیادہ ہو گا ۔

میلاد منانے والے شخص سے شادی کا حکم بھی اس شخص کی حالت کے اعتبار سے مختلف ہو گا ، اگر وہ کفریہ کام کرتا ہے تو اس سے کسی بھی حالت میں شادی کرنا جائز نہیں ، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ، اور ایمان والا غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے ، گو تمہیں مشرک اچھا ہی کیوں نہ لگے} البقرۃ (221) ۔

اہل علم کے اجماع کے مطابق اس شخص سے عقد نکاح باطل شمار ہو گا ۔

لیکن اگروہ بدعتی ہے جس کی بدعت کفر کی حد تک نہیں پہنچتی تو علماء کرام نے اس شخص سے بھی نکاح کرنے سے بچنے کا کہا ہے، اور اس میں بہت سختی کی ہے، اسی لیے امام مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

بدعتی سے نکاح نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی ان کے نکاح میں اپنی لڑکی دی جائے گی، اور نہ ہی انہیں سلام کیا جائے ۔ ۔ ۔ المدونۃ (84/1)۔

اورامام احمد رحمہ اللہ تعالی کا بھی اس جیسا ہی قول ہے۔

آئمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالی کا فیصلہ ہے کہ مرد و عورت کے مابین نکاح میں دینی کفو معتبر مسئلہ ہے، تو اس لیے فاسق مرد اور دین دار اور مستقیم مسلمان عورت کے مناسب اور کفو نہیں۔

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{کیا جو مومن ہے وہ فاسق کی طرح ہوسکتا ہے، یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے}۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دین میں بدعات پیدا کرنا سب سے زیادہ اور بڑا فسق ہے، اور دین میں کفو کے اعتبار کا معنی یہ ہے کہ:

اگر عقد نکاح کے بعد عورت پر یہ انکشاف ہوجائے کہ اس کا خاوند فاسق ہے یا پھر اولیاء کے علم میں یہ بات آجائے کہ خاوند فاسق ہے تو عورت یا اولیاء کو اس عقد نکاح پر اعتراض کا حق حاصل ہے اور وہ اس کے فسخ کا مطالبہ کرسکتے ہیں، لیکن اگر وہ اپنے اس حق کو ساقط کردیں اور اس خاوند پر راضی ہوجائیں تو یہ عقد نکاح صحیح ہوگا۔

اس لیے اس طرح کے نکاح سے بچنا ضروری ہے، اور خاص کر اس لیے بھی کہ مرد کو عورت پر سربراہی اور قوامہ حاصل ہے جس کی بنا پر ہوسکتا ہے عورت کو تنگی اٹھانی پڑے اور خاوند اسے ایسی بدعات کرنے پر مجبور کرے یا اسے کچھ معاملات میں سنت نبویہ کی مخالفت کرنے کا کہے۔

اور پھر اولاد کا معاملہ تو اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے کہ والد انہیں اسی بدعات وخرافات کا عادی بنائے گا اور ان کی پرورش بھی اسی طریقہ پر کرے گا تو اس طرح وہ بھی اہل سنت صحابہ کرام کے طریقہ کے مخالف پرورش پائیں گے تو اس میں والدہ جو کہ صحیح اہل سنت صحابہ کرام کے طریقہ پر چلنے والی تھی اس پر بھی حرج اور تنگی ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ:

اہل سنت کے ہاں عورت کا کسی بدعتی سے نکاح کرنا بہت شدید قسم کا مکروہ ہے کیونکہ اس پر بہت سی خرابیاں اور فساد مرتب ہوتے ہیں اور بہت سی مصلحتیں ختم ہوکر رہ جاتی ہے۔

اور پھر جو کوئی بھی اللہ تعالی کے لیے کسی چیز کو ترک کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتے ہیں۔

آپ مزید تفصیل کے لیے ڈاکٹر ابراھیم الرحیلی کی کتاب "موقف اہل السنۃ والجماعۃ من اہل الاھواء والبدع" (388-373/1) کا بھی مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم.